درود و سلام اور عظمت مصطفیٰ ﷺ
گوشہ درود کے افتتاح کے موقع پر
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خطاب

ترتیب و تدوین: محمد حسین آزاد الازہری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝ الاحزاب، ۳۳:۵۶)

’’بیشک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبی (مکرمّ ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۝‘‘

اللہ تبارک وتعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم اور اس کی توفیق وعنایتِ خاص سے آج کا یہ روحانی اجتماع ہم سب کے لئے باعثِ سعادت و برکت ہے۔ آج گوشۂ درود کے باضابطہ افتتاح کے موقع پر اس اجتماع کا انعقاد کیا گیا ہے، اس یادگار، باوقار اور تاریخی موقع پر میری آج کی گفتگو کا موضوع **’’درود و سلام‘‘** ہے۔

درود وسلام اور عظمت مصطفیٰ ﷺ

مذکورہ آیت مبارکہ کی تفسیر میں قاضی عیاضؒ نے شفا شریف میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اس کے بعد مومنوں کو حکم ہوتا ہے کہ اے ایمان والو! تم بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود وسلام بھیجو۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیتِ مبارکہ جو بطورِ خاص حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت وشان، علومرتبت اور مقام رفیع کے اظہار کے لئے نازل کی گئی ہے اس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پہلے خبر دی ہے کہ

اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ.

’’بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے (سب) فرشتے نبی (مکرم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔‘‘

اِس خبر میں اللہ رب العزت نے پہلے اپنا اور ملائکہ کا عمل بیان فرما کر ہمیں حکم دیا ہے کہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝

http://www.minhaj.info

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو“

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں **الحمد** سے **والناس** تک اس مقام کے سوا کسی جگہ پر بھی ایسا حکم نہیں دیا کہ حکم دینے سے پہلے وہ خبر دے کہ میں خود یہ کام کرتا ہوں اے مومنو! تم بھی یہ عمل کیا کرو، اس سے یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ

۱۔ حضور اقدس ﷺ کی یہ عظمت وخصوصیت آپ ﷺ کا نصیب ہے جس کی کوئی اور مثال نہ پورے قرآن پاک میں ہے اور نہ ہی تمام انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی اور رسول کے بارے میں اس طرح کی کوئی آیت نازل ہوئی۔

۲۔ سیدنا آدم علیہ السلام کی عظمت کے اظہار کے لئے جو عمل منتخب کیا اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ خود شریک نہ ہوا بلکہ یہ عمل فرشتوں سے کروایا مگر جب اپنے پیارے محبوب ﷺ کی عظمت وشان بیان کرنے کا وقت آیا تو دنیا والوں کو واضح طور پر مطلع کر دیا کہ سنو! میرے محبوب کی شان ملاء اعلیٰ میں کیا ہے۔ وہاں پر ایک ہی ذکر ہوتا ہے جو اللہ بھی کرتا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔

یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ اللہ تعالیٰ خود تو اپنا ذکر نہیں کرتا اور نہ اپنی تسبیح بیان کرتا ہے بلکہ وہ صرف ایک ہی ذکر کرتا ہے جس کے متعلق قرآن حکیم میں کئی مقامات پر واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحظہ اپنے محبوب ﷺ کا ذکر بلند کرتا ہے۔ ایک مقام پر فرمایا:

وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ط (الم نشرح، ۹۴:۴)

”اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت ہر جگہ) بلند فرما دیا۔“

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ط (الاحزاب، ۳۳:۵۶)

”بیشک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبی (مکرمؐ ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں“

امام بخاری نے حضرت ابو العالیہ تابعیؒ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ **صَلٰوۃُ اللہِ ثَنَآءُہٗ عَلَیۡہِ عِنۡدَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ** ”اللہ تعالیٰ ملائکہ کے اجتماع میں اپنی شان کے لائق اپنے محبوب ﷺ کی شان بیان کرتا ہے۔“ کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی شان وہی جانے جس نے آپ ﷺ کو شان سے نوازا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی شان کے مطابق علم تھا کہ میں نے اپنے محبوب ﷺ کی تعریف کرتے رہنا ہے لہٰذا پہلے ہی یہ نام رکھ دیا ”محمد (ﷺ)“ یعنی وہ ذات جس کی بار بار او

http://www.minhaj.info

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بے حد و حساب تعریف کی جائے۔

مذکورہ حدیث میں ثَنَاءُہ عِنْدَ الْمَلٰئِکَةِ (ملائکہ کے سامنے شان بیان کرنا) سے معلوم ہوا کہ ملائکہ کے بے حد و حساب اجتماع میں اللہ پاک ان کے سامنے اپنی شان کے لائق اپنے محبوب ﷺ کی عظمت و شان بیان کرتا ہے گویا سارا عرش، مالائے اعلیٰ اور پوری کائنات گوشئہ درود ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بلا کر ارشاد فرماتا ہے کہ آؤ میرے ساتھ شریک ہو جاؤ۔

درود میں غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کا حصہ

ایک اور مقام پر حضور ﷺ کی امت کے غلاموں پر درود بھیجنے کا ذکر آیا ہے۔ جب یہ آیت کریمہ اتری:

اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط (حوالہ مذکورہ) تو صحابہ کرامؓ نے آپس میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ جو بھی نعمت آقا علیہ السلام کو عطا کرتا ہے اس میں سے ہمارے پیکر جود و سخا آقا ﷺ ازراہِ لطف و کرم امت کے لئے حصہ ضرور عطا کرتے ہیں، یہ آیت مبارکہ جس میں اللہ اور اس کے فرشتے حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اتنی بڑی عظیم نعمت و فضیلت ہے جس میں سے ہمیں بھی کچھ نہ کچھ ضرور عطا ہوگا چنانچہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں بارگاہِ محبوب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس کرم اور خاص نعمت سے ہمیں بھی حصہ عطا ہوگا؟ اِس پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حاضر خدمت ہو کر آقا علیہ السلام کو خوشخبری دیتے ہوئے محبت بھرا پیغام پہنچایا:

هُوَ الَّذِىْ يُصَلِّىْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝ (الاحزاب، ۳۳:۴۳)

”وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی، تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے جائے اور وہ مومنوں پر بڑی مہربانی فرمانے والا ہے۔“

اس آیہ مبارکہ سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ جہاں درود پڑھا جائے وہاں نور پیدا ہوتا ہے، پس جہاں نور پیدا ہوتا ہے وہاں اندھیرا ختم ہو جاتا ہے لہٰذا درود وسلام پڑھنے والے اہلِ نور ہوتے ہیں اور درود نہ پڑھنے والے اہل ظلمت ہوتے ہیں چنانچہ مذکورہ آیت میں امتیوں کے لئے بھی خوشخبری ہے۔ اوّل الذکر آیتِ مبارکہ اور اس آیتِ مبارکہ کے اسلوب بیان میں ایک واضح فرق ہے۔ اس آیت میں جو فعل ہے اس میں صیغہ واحد استعمال ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے يُصَلِّىْ کے فعل کو اپنے ساتھ خاص کرلیا ہے۔ واؤ عطف لگا کر فرشتوں کا الگ ذکر کیا ہے یعنی

http://www.minhaj.info
PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جب مومنوں پر درود بھیجنے کا ذکر کیا تو فرمایا: (یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ) میں الگ بھیجتا ہوں اور فرشتے الگ بھیجتے ہیں جبکہ اپنے محبوب ﷺ پر بھیجے جانے والے درود میں فرشتوں کو فرمایا آؤ مل کر ان پر درود بھیجتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام پر انفرادی اور اجتماعی طور پر بھی درود وسلام پڑھنا اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی سنت ہے۔

فرشتوں کو درود میں ساتھ ملانے کا سبب

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ خود حضور ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو اس کی کیا ضرورت ہے کہ فرشتوں کو بھی ساتھ ملائے کیا اس کا اپنا درود بھیجنا کافی نہیں ہے؟

اس سوال کا جواب امام رازیؒ ''تفسیر کبیر'' میں تحریر کرتے ہیں کہ جن پر باری تعالیٰ ہر وقت درود بھیجتا رہتا ہے انہیں کسی اور کی کیا محتاجی ہے وہ فرشتوں کو اس لئے ساتھ ملاتا ہے تاکہ فرشتوں کو بھی ایسا کرنے سے شرف وعزت ملے جب اللہ تعالیٰ حضور ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو آقا علیہ السلام کو عزت ملتی ہے مگر جب فرشتے اور مخلوقات آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجتے ہیں تو اس سے درود بھیجنے والوں کو عزت ملتی ہے۔ ان کی اپنی شان بلند ہوتی ہے۔ حدیث مبارکہ میں آقا علیہ السلام نے فرمایا ''جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اس کے اپنے دس گناہ معاف ہوتے ہیں اسے دس نیکیاں ملتی ہیں۔'' یعنی اس کی اپنی بخشش ہوتی ہے، اس کے لئے جنت کا راستہ ہموار ہوتا ہے اور وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کا حقدار ٹھہرتا ہے۔

دوسری حدیث میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''جو مجھ پر جتنی کثرت سے درود پڑھتا ہے قیامت کے دن اس کو اتنی ہی میری قربت نصیب ہوگی۔'' آپ ﷺ کا کوئی ایسا فرمان نہیں ملتا کہ تمہارے درود وسلام سے میری عزت وتکریم بلند ہوتی ہے۔ حضور ﷺ کو فائدہ صرف اللہ تعالیٰ کے درود کا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا درود حضور نبی اکرم ﷺ کو ہر ایک سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اسی طرح مومنوں کو حکم دیا گیا کہ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب، ۳۳:۵۶)

''اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو'

امام فخر الدین رازیؒ نے فرمایا ہے کہ مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے آقا علیہ السلام پر درود بھیجنے میں شامل کیا تاکہ مومن بھی شفقت ورحمت کے مستحق ٹھہریں۔

درود شریف قطعی القبول عمل

یاد رکھیں! کوئی عمل اور عبادت ایسی نہیں جس کا قبول ہونا حتمی اور قطعی ہو جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقہ، خیرات، جہاد و دیگر اعمال صالحہ اور ہر عبادت ظنی القبول ہے چاہے مولا قبول کرے چاہے نہ کرے مگر درود

http://www.minhaj.info

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وسلام ایسا عمل ہے جو قطعی القبول ہے ادھر درود پڑھنے والے نے درود پڑھا اور ادھر اسی لمحے اسے شرفِ قبولیت بخشا جاتا ہے۔ بڑے سے بڑے فاسق وفاجر اور بڑے سے بڑے گناہ گار کا نیک عمل رد کر دیا جاتا ہے مگر درود وسلام ہرگز رد نہیں ہوتا کیونکہ اس کا عامل اس کی اپنی ذات نہیں بلکہ خدا کی ذات ہوتی ہے اسی لئے یہ قطعی القبول ہے جیسے نماز پڑھنا اس کا حکم ہے اس کا قائم کرنا ہم پر فرض ہے اس لئے ہم کہتے ہیں:

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُo (الفاتحہ، ۱:۴)

''(اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں''

مگر درود شریف پڑھنے کے متعلق ارشاد فرمایا گیا۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (حوالہ مذکورہ)

''ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔''

ایک ایمان افروز نکتہ

مذکورہ ارشادِ ربانی کے تحت ہمارے لئے درود پڑھنا فرض قرار دیا گیا۔ اب چاہیے تھا کہ ہم جواب میں یوں کہتے: اِنَّا نُصَلِّی عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ (یا رسول اللہ ﷺ بے شک ہم آپ پر درود بھیجتے ہیں) یا یوں کہتے نَحْنُ نُصَلِّی عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ (یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ پر درود بھیجتے ہیں) مگر اس کی بجائے ہمیں درود پڑھنے کا طریقہ یوں سکھایا گیا کہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ''اے اللہ تو محمد (ﷺ) پر درود بھیج۔'' حالانکہ اس نے ہمیں حکم دیا تھا کہ اے ایمان والو! صَلُّوا عَلَیْهِ تم بھیجو۔ بجائے اس کے کہ ہم کہتے کہ ہم درود بھیجتے ہیں، ہم نے پلٹ کر اللہ تعالیٰ ہی سے عرض کیا مولا تو ہی بھیج۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندے تو جتنا بھی نیک اور صالح ہو جائے پھر بھی عیب، نقص اور کمزوری سے پاک نہیں ہوسکتا جبکہ میرا محبوب طاہر ومطہر ہے لہٰذا میری بارگاہ میں درخواست کرو کہ اے اللہ! ہم اس قابل نہیں ہیں لہٰذا تو ہی اپنے محبوب ﷺ پر اپنی شان کے لائق ہماری طرف سے درود بھیج دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے درود کو تو اپنے محبوب ﷺ پر اپنی شان کے مطابق بھیجتا ہی ہوں تمہارے حصے کا بھی میں ہی بھیجوں گا کیونکہ میرے سوا میرے مصطفیٰ ﷺ پر درود نہ کوئی بھیج سکتا ہے اور نہ ہی بھیجنے کا حق ادا کرسکتا ہے۔ میں اپنا بھی بھیجوں گا اور تمہارا بھی اور جو مجھے یہ درخواست کرے گا اس کے نامہ اعمال میں بھی درود لکھا جائے گا۔ یہ اس لئے کہ ہمیں مقامِ مصطفیٰ ﷺ کا نہ ادراک ہے اور نہ ہی معرفت، بقول شاعر

؎ اگر خاموش رہوں میں تو تو ہی ہے سب کچھ جو کچھ کہا تو تیرا حسن ہو گیا محدود

http://www.minhaj.info

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس میں ایک اور نکتہ یہ بھی کارفرما ہے کہ مذکورہ پوری آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بات کی ہے مگر آپ ﷺ کا نام نہیں لیا۔ دیگر انبیاء کی جب بھی بات کی ہے ان کا نام لے کر بلایا ہے۔ فرمایا:

يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (البقرة، ۲: ۳۵) ’’اے آدم تم اور تمہاری بیوی اس جنت میں رہائش رکھو‘‘

اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا:

يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا (ھود، ۱۱: ۴۸) ’’اے نوح! ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ (کشتی سے) اتر جاؤ‘‘

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام لیا تو فرمایا:

وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا (الصّٰفّٰت، ۳۷: ۱۰۴۔۱۰۵)

’’اور ہم نے اسے ندا دی کہ اے ابراہیم! واقعی تم نے اپنا خواب (کیا خوب) سچّا کر دکھایا۔‘‘

حضرت داؤد علیہ السلام کو پکارا تو فرمایا:

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ (ص، ۳۸: ۲۶)

’’اے داؤد! بے شک ہم نے آپ کو زمین میں (اپنا) نائب بنایا‘‘

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے خطاب کیا تو فرمایا:

يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ (ال عمران، ۳: ۵۵)

’’اے عیسیٰ! بیشک میں تمہیں پوری عمر تک پہنچانے والا ہوں‘‘

حضرت زکریا علیہ السلام کو بلایا تو فرمایا:

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ (مریم، ۱۹: ۷) ’’اے زکریا! بے شک ہم تمہیں خوشخبری سناتے ہیں‘‘

اسی طرح جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کو پکارا تو فرمایا:

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ (مریم، ۱۹: ۱۲)

’’اے یحییٰ! (ہماری) کتاب (تورات) کو مضبوطی سے تھامے رکھو‘‘

مذکورہ بالا چند مثالوں سے معلوم ہوا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے دیگر پیغمبروں کو جب بھی بلایا تو براہِ راست نام لے کر بلایا مگر پورا قرآن الحمد سے والناس تک گواہ ہے کہ جب اپنے پیارے حبیب ﷺ کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی آپ کو نام لے کر نہیں بلایا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

١۔ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰھِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وَھٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ط وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَo (آل عمران،٣: ٦٨)

”بیشک سب لوگوں سے بڑھ کر ابراہیم (علیہ السلام) کے قریب (اور حقدار) تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے ان (کے دین) کی پیروی کی ہے اور (وہ) یہی نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور (ان پر) ایمان لانے والے ہیں، اور اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے۔“

یہاں ایک ہی آیت میں ایک نبی نے جو جد الانبیاء ہیں کا نام لے کر پکارا ہے مگر نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نام لے کر نہیں پکارا بلکہ کہیں فرمایا:

٢۔ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا (احزاب،٣٣: ٤٥)

”اے نبیّ (مکرّم!) بیشک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔“

٣۔ یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ط (المائدہ، ٥: ٦٧)

”اے (برگزیدہ) رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے (وہ سارا لوگوں کو) پہنچا دیجئے“

٤۔ یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ (المزمل،٧٣: ١) ”اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!)“

٥۔ یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ (المدثر،٧٤: ١) ”اے چادر اوڑھنے والے (حبیب!)“

پھر کہیں یٰسین اور کہیں طٰہ کہہ کر پکارا۔ ہر جگہ اور ہر دفعہ نئے القاب استعمال کئے اور پیار بھرے ناموں سے پکارا۔ مگر ذاتی نام سے نہیں بلایا، جس سے معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت نے ہمیں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم اور ادب واحترام کی تعلیم دی ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیں تو بڑی محبت وعقیدت اور ادب واحترام سے لیا کریں۔ نام سے پہلے سیدنا ومولانا ملا کر پڑھیں اس طرح نام کی برکت بھی ملے گی اور نام الاپنے کی برکت بھی نصیب ہوگی۔

ایک نہایت ہی اہم بات جو اس آیت مبارکہ سے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے گئے مگر کسی بھی نبی کی امت کو اپنے نبی کے لئے درود بھیجنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ یہ پہلا حکم ہے جو امت محمدیہ کو اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے لئے دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفعت وبلندیٔ درجات کے لئے خود بھی ہمہ وقت درود بھیجتا رہتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتیوں کو بھی ایسا کرنے کا حکم فرمایا۔ **(جاری ہے)**

http://www.minhaj.info

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com